رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: شنبہ * ۱۶ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۲ امان ۱۳۳۴ھش * ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

بائیں بازو کی کمزوری میں پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے نقرس کی درد میں بھی کمی ہے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

لاہور ۱۰ مارچ بوقت سوا سات بجے شام (بذریعہ تار) حضور کی عام حالت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ نقرس کی شکایت اب دور ہو رہی ہے۔ آج ٹمپریچر نارمل ہے۔ نیز بلڈ پریشر بھی معمول کے مطابق ہے۔ آج حضور چند قدم سہارے کے ساتھ چلے۔ بائیں بازو میں طاقت عود کر رہی ہے اس کی حس میں پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ گو ابھی تک کچھ بقایا چل رہا ہے۔

لاہور ۱۱ مارچ سوا نو بجے صبح (بذریعہ فون) الحمد للہ رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صبح عام طبیعت اچھی ہے۔ نقرس کی درد میں بھی کمی ہے۔ بائیں بازو کی کمزوری میں گو کمی ہے۔ مگر ابھی تک کچھ باقی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرق وسطیٰ کے تمام ملکوں کے عملی تعاون کے بغیر ترکی و عراق کا دفاعی معاہدہ

اس علاقے کے دفاع کیلئے ناکافی ہے (بائی روڈ)

قاہرہ ۱۱ مارچ۔ مصر میں امریکہ کے نئے سفیر مسٹر بائی روڈ نے کہا ہے کہ امریکی اجتماعی تحفظ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ جس علاقے کا بھی تحفظ مقصود ہو۔ اس علاقے کی قومیں اجتماعی تحفظ کے مجوزہ نظام میں اپنی مرضی سے شریک ہوں۔ کل انہوں نے قاہرہ میں اپنی پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اسی لئے میرے خیال میں تمام دوسرے عرب ممالک کے عملی تعاون کے بغیر ترکی و عراق کا دفاعی معاہدہ اس علاقے کے دفاع کے لئے ناکافی ہے۔ مسٹر بائی روڈ نے پریس کانفرنس سے قبل مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر سے ملاقات کی جو دو گھنٹے تک جاری رہی پریس کانفرنس میں انہوں نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کیا کہ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ عرب ممالک خود اپنا دفاع کر سکیں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ امریکہ علی الاعلان کہہ چکا ہے۔ کہ اگر عربوں اور اسرائیل کے تعلقات اچھے نہ ہوئے۔ تو مشرق وسطیٰ کا صحیح دفاع ممکن نہیں ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا۔ اس علاقے کے دفاع میں فلسطین کے مسئلے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

جلال بایار انقرہ واپس پہنچ گئے

انقرہ ۱۱ مارچ۔ ترکی کے صدر جناب جلال بایار پاکستان اور عراق کا سرکاری دورہ کرنے کے بعد کل انقرہ واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے عراق کے عوام کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے اہل عراق کی مہمان نوازی اور جذبہ دوستی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعض ملکوں نے ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے کو ناکام بنانے کی بہت کوششیں کی ہیں۔ لیکن وہ اپنی ان مساعی میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ دوستی کا یہ معاہدہ اب ایک حقیقت بن چکا ہے۔

نئے دفاعی سمجھوتے کے تحت پہلا قدم

دمشق ۱۱ مارچ۔ شام کے وزیر خارجہ جناب خالد العظم نے کہا ہے۔ شام سعودی عرب اور مصر اپنی کچھ فوجیں مشترکہ کمان کے تحت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ تینوں ملک جس نئے دفاعی سمجھوتے پر متفق ہوئے ہیں۔ اس کے تحت یہ پہلا قدم ہوگا۔

اجلاس میں صرف شام سعودی عرب اور مصر ہی شامل ہونگے

قاہرہ ۱۱ مارچ۔ عربوں کے درمیان اجتماعی تحفظ کے نئے معاہدے کا مسودہ تیار کرنے کے لئے عرب وزراء خارجہ کا جو اجلاس قاہرہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس میں صرف شام سعودی عرب اور مصر شامل ہوں گے۔ خیال ہے کہ یہ اجلاس اس مہینے کی ۲۵ تاریخ سے شروع ہوگا۔

معاہدات پیرس کی توثیق کے بعد امریکی فوجیں یورپ میں بدستور مقیم رہینگی

واشنگٹن ۱۱ مارچ۔ صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ پیرس کے معاہدوں کی توثیق کے بعد یورپ میں اپنی فوجیں برقرار رکھے گا۔ کل رات انہوں نے معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شامل سات وزراء اعظم کے نام ایک پیغام میں کہا کہ اگر اس معاہدے کے تحت امریکی فوجوں کا معاہدات پیرس کی توثیق کے بعد بھی یورپ میں مقیم رہنا ضروری ہوا تو وہ اپنی فوجیں وہاں رہنے دے گا

معاہدات پیرس کی توثیق اور فرانس

پیرس ۱۱ مارچ۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو پینے نے کل اسمبلی کی امور خارجہ کمیٹی کو بتایا کہ مسٹر چرچل نے واضح کر دیا ہے کہ اگر فرانس نے معاہدات پیرس کی توثیق نہ کی۔ تو وہ شمالی اوقیانوس کے دفاعی ادارے میں نشست سے محروم ہو جائیگا مسٹر پینے نے کہا کہ فرانس اگر بڑی طاقتوں میں اپنا شمار برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اسے ان معاہدوں کی ضرور توثیق کرنی چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا امریکہ کو یورپ کی اتنی ضرورت نہیں ہے۔ جتنی یورپ کو امریکہ کی ضرورت ہے۔

پاکستانی سفیر نے کاغذات تقرر پیش کئے

روم ۱۱ مارچ۔ پاکستانی سفیر برائے اطالیہ جناب اختر حسین نے کل اطالوی صدر کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے

سندھ میں کیڈٹ کالج قائم کیا جائیگا

کراچی ۱۱ مارچ۔ سندھ کے مقام سکرنڈ میں نوجوان طلبہ کو فوجی تربیت دینے کے لئے ایک کیڈٹ کالج قائم کیا جا رہا ہے۔ صوبائی حکومت نے ۲۵ لاکھ روپے دینے منظور کئے ہیں۔ اس میں بیک وقت تین سو کیڈٹوں کو تربیت دی جائے گی۔ محکمہ دفاع نے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو اس کے ابتدائی انتظامات کے متعلق ضروری فیصلے کرے گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء

مساوات

لنڈن کی خبر ہے کہ "نیروبی کی شہری زندگی میں ایک تنوع پیدا ہو گیا ہے۔ ایشیائی بچے یورپی اور افریقی لڑکے لڑکیاں باہم مل کر تقریبات میں حصہ لینے لگے ہیں"۔ اس ضمن میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کونسل ریجنالڈ الگزینڈر جو کینیا میں پیدا ہونے والے پہلے میئر ہیں نسلی مساوات کے بڑے حامی ہیں۔ اور ان کے مقاصد میں سے نسلی امتیازات کو مٹانے کا مقصد بھی ہے۔ ان کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ کونسل کی ہر میٹنگ میں ثانوی سکولوں کے بچوں کو شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ جو کونسل میں پیش ہونے والے امور پر بحث سنتے ہیں۔ اور انہیں مختلف شعبے دکھائے جاتے ہیں۔ اور افسروں اور ارکان کونسل سے ان کی ملاقات کرائی جاتی ہے۔ جس سے ان کی غرض یہ ہے کہ اس طرح بچوں کے ذہن میں اشتراک عمل اور افہام و تفہیم کے جذبات کی نشوونما کی جائے کینیا میں جو نئی حکومت بنائی گئی ہے اس میں مختلف نسلوں کے لوگ شامل ہیں۔ کئی ایک مسلمان بھی پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے مقابلہ میں جو برطانوی نوآبادی ہے کینیا کے حالات کسی قدر بہتر ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایشیائی اور افریقہ کے اصل باشندے انگریزی راج سے خوش نہیں۔ اور ایک مدت سے وہاں افریقہ کے باشندوں کی ماؤ ماؤ کی تحریک چل رہی ہے۔ جس کو دبانے کے لئے نہ صرف کئی ایک لیڈر ہلاک کئے گئے ہیں بلکہ گروہوں کے گروہ قید کئے گئے ہیں۔ جس ظلم کے خلاف نہ صرف ایشیائی لوگوں بلکہ یورپ اور خود برطانیہ کے پادریوں اور دوسرے لوگوں نے پرزور احتجاج کئے ہیں خود ماؤ ماؤ تحریک وہاں نسلی امتیاز کا واضح ثبوت ہے۔ اگر یورپین لوگ نسلی امتیازات کو مٹا دیں۔ تو یقیناً یہ تحریک خود بخود اعتدال پر آ سکتی ہے۔ اور ان کی دہشت انگیزی دور ہو سکتی ہے۔

خود اس خبر کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ کینیا میں کالے گورے کا سوال اپنی تلخیوں کے ساتھ بری طرح موجود ہے۔ اور گوروں کا برتاؤ نہ صرف افریقیوں سے بلکہ ایشیائی شہریوں کے ساتھ جو وہاں آباد ہیں اور جن کی تعداد بھی کافی ہے اچھا نہیں۔ اور وہاں بھی نسلی امتیازات کا مرض ایک لحاظ سے اسی طرح موجود ہے۔ جیسا کہ دوسری یورپی نوآبادیات میں موجود ہے۔

بے شک یہ ایک اچھا اقدام ہے کہ مختلف نسلوں کے بچے تقریبات میں شامل کئے جاتے ہیں۔ اور میئر صاحب ثانوی سکولوں کے طلبہ کو کونسل وغیرہ کے اجلاس میں اس غرض کے لئے شامل کرتے ہیں کہ نسلی منافرت کم ہو جائے۔ مگر جب تک دنیا کے اسود و ابیض اصغر و احمر میں اسلامی اصول مساوات کی ترویج نہیں ہوگی۔ یہ امتیازات کم نہیں ہوں گے۔

قرآن کریم کی تعلیم اور اسوۂ رسول اللہ کا یہ اثر ہے۔ کہ نہ صرف قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں نسل اور رنگ کا امتیاز ختم ہو گیا تھا۔ بلکہ باوجود مخالفانہ قومی اثرات کے مسلمان اقوام ہمیشہ کے لئے اس بیماری سے صحت یاب ہو چکی ہیں۔ اسلام نے تقویٰ کو بزرگی کا معیار قرار دے کر ایسے تمام امتیازات کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ اور یورپ کے مدبرین آج تک اس کا بدل پیدا نہیں کر سکے۔ بلکہ وہ معترف ہیں کہ انسانی مساوات کا اصول جو اسلام پیش کرتا ہے اس کے اختیار کئے بغیر دنیا کی اقوام میں باہمی اشتراک اور یکجہتی پیدا نہیں ہو سکتی۔

انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلے میں اصلاحی تجاویز بھجوائیے

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ سے عرض ہے کہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جو نقائص اور خامیاں ان کے زیر نظر ہوں۔ اور ان کے تدارک کے لئے اپنی طرف سے جو اصلاحی تجاویز بھی ان کے ذہنوں میں ہوں۔ وہ مختصر اور جامع طور پر جلد تر دفتر افسر جلسہ سالانہ میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ احباب جماعت کی آراء سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آئندہ کے لئے عملی اصلاح ہو سکے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ہر صبح و شام تیری حفاظت خدا کرے

ہم سے وفائیں تیری بدولت خدا کرے
محمود! تجھ پہ سایۂ رحمت خدا کرے

تابندہ تر ہو مہرِ نبوت خدا کرے
پائندہ تر ہو تیری خلافت خدا کرے

بڑھتی رہے ہماری ارادت خدا کرے
قائم رہے یہ تیری سیادت خدا کرے

ملے راہ بھی کرے تری طاعت خدا کرے
اس کو کبھی عطا ہو بصیرت خدا کرے

بڑھتا رہے جنونِ محبت خدا کرے
ہو عام تیرے عشق کی دولت خدا کرے

فضلِ عمر! جہاں ترا حلقہ بگوش ہو
اور تو کرے جہاں کی امامت خدا کرے

ذہن رسا و عزم صمیم اور دلِ حلیم
ہو کامیاب تیری قیادت خدا کرے

اس ناتوانی و تہی دستی کے باوجود
غالب رہے یہ تیری جماعت خدا کرے

تیرے فقیر تیری گلی میں پڑے رہیں
ان پر ہو تیری نظرِ عنایت خدا کرے

نازاں ہیں اس پہ ہم ترے خدمتگزار ہیں
کرتے رہیں سدا تری خدمت خدا کرے

اس کے نصیب ہیں مہ و انجم سے خوب تر
جس کو نصیب تیری رفاقت خدا کرے

راحت دلِ حزیں کی ترے مقدم سے ہے
ملتی رہے دلوں کو یہ راحت خدا کرے

توفیق مل رہی ہے اسے تیری دید کی
پیشِ نظر رہے تری صورت خدا کرے

تیرا کلام تیرہ فضاؤں میں روشنی
روشن رہے یہ شمعِ خطابت خدا کرے

جلد آئے وہ گھڑی کہ ترا غمگسار دل
دیکھے بہار و رونقِ ملت خدا کرے

آئے وہ دن یہ ملتِ عالی مقام بھی
سمجھے ترے مقام کی عظمت خدا کرے

ممسوح اس کے عطرِ رضا سے ہوا ہے تو
پہنچے چمن چمن تری شہرت خدا کرے

تقدیر ہے یہی کہ بڑھے جلد جلد تو
سایہ فگن خدا کی ہو رحمت خدا کرے

تجھ کو شکوہ و عظمت و دولت ہوئی عطا
بڑھتی رہے یہ عظمت و دولت خدا کرے

پورا کرے خدا تری ہر اک مراد کو
ڈھونڈے تری دعا کو اجابت خدا کرے

جائے جہاں جہاں تو فرشتے ہوں ساتھ ساتھ
تو جس طرف بڑھے تری نصرت خدا کرے

اپنے کرم سے تیرا خدا دے شفا تجھے
ناساز ہو نہ تیری طبیعت خدا کرے

صد عمرِ خضر سے بھی تری عمر ہو دراز
صد رشکِ گلستان تری صحت خدا کرے

ہر گام پر ہو حافظ و ناصر خدا ترا
ہر صبح و شام تیری حفاظت خدا کرے

عبدالمنان ناہید

ضروری اعلان

مولوی میر دل صاحب ہزاروی نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت بطور دیہاتی مبلغ کچھ عرصہ کام کرتے رہے ہیں۔ مگر ان کے خلاف بعض بدمعاملگی کی شکایات موصول ہونے پر نظارت ہذا نے ان کو فارغ کر دیا تھا۔ ان کے متعلق اسی قسم کی شکایات سننے میں آ رہی ہیں۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست ان سے کسی قسم کا لین دین کریں۔ تو اپنی ذمہ واری پر کریں۔ نظارت ہذا کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

فکر و نظر

—— خورشید احمد ——

"انکار کرنے میں تعجیل نہ کریں" —

"مسلک اہلحدیث کا ترجمان اور داعی" ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں "نصیحت اور اس کے مراتب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کی آخری قسط میں سے چند سطور ملاحظہ ہوں۔

"نصیحت کا تیسرا درجہ یہ ہے۔ کہ آپ جس فعل پر انکار کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اور صرف اپنے ہی نقطۂ نظر سے اس پر خطا اور جادۂ اعتدال سے انحراف کا حکم نہ لگا دیں۔ بلکہ اپنے دوست کا نظریہ معلوم کرنے کی بھی سعی کریں۔ ممکن ہے وہ اپنے عقیدہ یا عمل میں مجتہد ہو۔ اور جو طریقہ اس نے اختیار کیا ہے۔ اس میں اس کی نیت نیک ہو جب تک اس میں کسی وجہ سے حق یا عقلی دلیل کا امکان ہے اس پر انکار کرنے میں تعجیل نہ کریں۔"

(الاعتصام ۴ مارچ ۱۹۵۵ء)

یہ ایک نہایت قابل قدر نصیحت ہے۔ جو اسلام کے منشاء کے عین مطابق ہے اور اس قابل ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس پر کاربند ہو۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ یوں تو ہمارے ہاں اچھی سے اچھی نصیحت کرنے والے موجود ہیں۔ لیکن وہ دوسروں کے لئے ہی سمجھی جاتی ہے۔ خود اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ بہت کم کی جاتی ہے۔ اور اس طرح لما تقولون ما لا تفعلون کے ارشاد خداوندی کو اکثر فراموش کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً اس نصیحت کو ہی لے لیجئے۔ کیا معاصر اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہہ سکتا ہے۔ کہ جب وہ احمدیت کے خلاف قلم اٹھایا کرتا ہے تو وہ جلد بازی سے کام نہیں لیا کرتا۔ اور اس احتیاط کو پوری طرح ملحوظ رکھا کرتا ہے۔ جس کی مندرجہ بالا سطور میں نصیحت کی گئی ہے۔

کاش یہ جلد بازی سے کام نہ لینے کی نصیحت کرنے والے" خود بھی اس پر عامل ہوتے اور اللہ تعالےٰ کے اس برگزیدہ اور مقدس انسان کا انکار کرنے میں تعجیل نہ کرتے جس نے بار بار درد بھرے انداز میں یہ نصیحت فرمائی کہ

(۱) "اے لوگو میری نسبت جلدی مت کرو اور یقیناً جانو کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اسی کی طرف سے ہوں" (اشتہار معیار الاخیار مطبوعہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء)

اور جس نے کھول کھول کر واضح کیا کہ:۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں ۔۔۔ ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں ۔۔۔۔۔۔

ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقوےٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوےٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا ہے۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے ان اقوال کے مخالف ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶)

اخبارات کی اشاعت —

دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں اخبارات کس ذوق و شوق سے پڑھے جاتے ہیں؟ اس کا کسی قدر اندازہ اقوام متحدہ کی ایک خبرنامہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ

"۱۹۵۴ء میں برطانیہ کے اخبارات کی اشاعت دنیا بھر میں سب سے زیادہ رہی۔ برطانیہ کے ہر ایک ہزار افراد میں سے ۶۱۵ افراد روزنامے خریدتے ہیں۔ امریکہ میں ایک ہزار میں سے ۳۵۳ اور فرانس میں ۲۳۸ افراد روزنامے خریدتے ہیں۔" (جنگ یکم مارچ ۱۹۵۵ء)

ان اعداد و شمار کا مقابلہ ذرا اپنے ملک سے کیجئے۔ ہماری آبادی کی اکثریت دیہات میں رہتی ہے۔ اور وہ اخبارات سے بالکل ہی بے نیاز ہے۔ اخبارات کی جو تھوڑی بہت اشاعت نظر آتی ہے وہ صرف شہروں یا قصبوں تک محدود ہے۔ اور وہاں بھی یہ حالت ہے کہ اگر بیس افراد اخبار پڑھتے ہیں تو ان میں سے شائد ایک آدھ ہی اخبار خریدتا ہوگا۔ باقی سب اس ایک پرچہ سے مفت میں استفادہ کرنے کو اپنا کمال سمجھتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ ملک کی اقتصادی اور تعلیمی حالت پر ہی اخبارات کی اشاعت اور اخبار بینی کا انحصار ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں جو طبقہ اقتصادی اعتبار سے اخبار خریدنے اور تعلیمی لحاظ سے اخبار پڑھنے کا اہل بھی ہے۔ اس میں بھی اخبار بینی کی اہمیت کا صحیح شعور پیدا نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں بعض اخبارات سنسنی خیز خبروں اور جھوٹی افواہوں کے ذریعہ عوام کے جذبات سے کھیل کر اور انہیں مشتعل کر کے اپنی اشاعت کو وسیع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دینی دنیوی دونوں لحاظ سے ایک زندہ بڑھنے اور ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اسی لحاظ سے اسے اپنے اخبارات و رسائل کی توسیع و ترقی کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ پچھلے جلسہ سالانہ پر سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلے میں احباب کو تحریک بھی فرمائی تھی۔ اور اخبارات کو ترقی یافتہ قوم کی ایک علامت قرار دیا تھا۔ جماعتوں کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ انہوں نے کس حد تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کی ہے۔

آزادی و حریت کی "نادر مثال" —

ان ممالک میں جو کمیونزم کے تسلط سے محفوظ ہیں۔ کمیونسٹ کچھ اس انداز سے پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ کہ وہ آزادی حریت اور جمہوریت کے پروانے معلوم ہوتے ہیں۔ ملک و ملت کے تحفظ و بقا کی خاطر اگر تحریر و تقریر پر ادنےٰ سی پابندی بھی عائد کر دی جائے۔ تو وہ آزادی اور جمہوریت کا واسطہ دے دے کر آسمان سر پر اٹھا لیں گے۔ اور ارباب اقتدار کو بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن خود کمیونسٹ ممالک میں آزادی و جمہوریت کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا ہے۔ تعجب ہے اس کے خلاف انہیں کبھی بھی آواز بلند کرنے کی توفیق نہیں ملتی حال ہی میں مزدور انجمنوں کی بین الاقوامی کنفیڈریشن نے روس کے زیر اثر بعض ممالک کے اخبارات کے حوالوں سے وہاں کے انتخابات کی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے اس آزادی اور جمہوریت کا کسی قدر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو کمیونزم کے زیر سایہ وہاں پنپ رہی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ

(۱) "اشتراکی انتخابات کا ایک اہم اور ضروری قاعدہ یہ ہے کہ امیدواروں کا تقرر دراصل انتخاب سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔ اور ان کے سوا کسی دوسرے آدمی کو ووٹ دینے کی اجازت ہی نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ووٹر اسی امیدوار کو ووٹ دینے پر مجبور ہوتے ہیں جو سرکاری طور پر کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں۔"

(۲) "ہنگری کے سرکاری اخبار" راڈ نپ" نے لکھا ہے کہ ایک علاقہ میں انتخاب کے موقعہ پر متعدد رائے دہندگان نے بآواز بلند شکایت کی۔ کہ وہ امیدوار کو جانتے ہی نہیں۔ اس پر صدر جلسہ نے جواب دیا کہ جونہی آپ اسے منتخب کر لیں گے۔ امیدوار اپنے آپ کو آپ حضرات سے متعارف کرا دے گا۔" (نوائے وقت)

دیکھا آپ نے آزادانہ انتخاب کی کتنی نادر مثال ہے! کیا دنیا کے "سرمایہ دار" اور "سامراجی" ممالک میں اس کی کوئی نظیر مل سکتی ہے؟

کاش کوئی کمیونسٹ دوست اس امر پر روشنی ڈال سکے کہ اگر آزادی و حریت اسی کا نام ہے۔ تو جبر و تشدد اور آمریت کسے کہتے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے صدقہ

محترم جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب سانگھڑ (سندھ) نے تیس روپے اور محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ گھیال نے مبلغ ۵۶ روپے بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ارسال کئے ہیں۔ ان کی خواہشوں کے مطابق اول الذکر کی طرف سے ایک جانور ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور ثانی الذکر کی طرف سے کھانا پکا کر غرباء کو کھلا دیا گیا۔ جزاہم احسن الجزاء اللہ تعالےٰ حضور ایدہ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (افسر لنگر خانہ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعائیہ کلمات

پاک کلماتِ دعائیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہونٹوں سے نکلے ہوئے ہیں:-

"اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے آمین ثم آمین"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲۷)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے

دردمندانہ اجتماعی دعائیں اور صدقات

سیالکوٹ

مؤرخہ ۲۷ فروری کو سیالکوٹ میں اچانک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر سن کر دوستوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ مؤرخہ ۲۸ فروری کو تین بکرے ذبح کر کے غریبوں میں گوشت تقسیم کیا گیا یہ بکرے حلقہ ساگو جو اور حلقہ اراضی یعقوب اور حلقہ واٹر ورکس میں ہوئے۔ اس سے اگلے روز مؤرخہ یکم مارچ چار بکرے چار حلقوں میں یعنی ایک بکرا مسجد مبارک میں ایک بکرا چونگ بن - ایک بکرا حلقہ اسلام پورہ میں اور ایک بکرا لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ذبح کر کے حلقوں کے غرباء اور مستحق لوگوں میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ دو آدمیوں کو آٹا دلوایا گیا۔ جس وقت بھی مرکز سے حضور کی صحت کے بارے میں اطلاع آتی ہے۔ مکرم امیر صاحب فوراً ہر ایک حلقہ کو تحریری اطلاع پہنچا دیتے ہیں۔ جو نماز کے وقت ہر ایک حلقہ میں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بفضل خدا حضور کی صحت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ — محمد احمد قمر

قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

حافظ آباد

اس سے قبل ایک دیگ گوشت پلاؤ کی پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کی گئی تھی۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی تحریک پڑھ کر مزید دیگ شیریں چاولوں کی تقسیم کی گئی۔ حضور کی علالت کی جب سے ہمیں اطلاع ملی ہے۔ ایک بکرا۔ ایک دنبہ بطور صدقہ اور ایک دیگ گوشت پلاؤ اور ایک مزید دیگ شیریں چاولوں کی بطور صدقہ و خیرات غرباء اور مساکین میں تقسیم کر چکے ہیں اور مزید صدقات و خیرات کا ارادہ ہے دعائیں التزام کے ساتھ جاری ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ اور شفائے عاجل عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر طویل سے طویل ہو۔ حکیم محمد لطیف "دواخانہ ہمدرد پاکستان" حافظ آباد

حیدر آباد سندھ

مؤرخہ ۲۷ فروری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت طبع کی خبر بذریعہ تار آنے پر مکرم جناب عبد الغفار صاحب صدر جماعت نے احباب کو احمدیہ دار الاصلاح میں جمع کیا۔ جہاں تمام احباب نے حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی اور بطور صدقہ چندہ کر کے ایک دنبہ خریدا اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے دنبہ کا خود پلاؤ پکا کر غرباء میں کھانا تقسیم کیا اور نقدی بھی مستحق غرباء میں بانٹی گئی۔ دعا ہے کہ مولا کریم حضور کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سید احمد علی سیالکوٹی

از حیدر آباد سندھ

گوجرانوالہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت کی خبر سن کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلد شفایابی اور درازی عمر کیلئے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر نے خصوصی طور پر دعا اور صدقہ کا اہتمام کیا۔

عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ

منیجر شالا میر بگ پشین کمپنی گوجرانوالہ

تحریک جدید میں ہر احمدی حصّہ لے

"جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو تمہاری کمزوری کا وقت تھا۔ اگر اس وقت میں یہ کہہ دیتا کہ یہ تحریک قیامت تک کے لئے ہے تو شاید تم میں سے اکثر ہمت سے کام نہ لیتے اور اس میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری زبان سے پہلے تین اور دس اور پھر انیس کا لفظ نکلوا دیا۔"

"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ جب یہ لوگ انیس سال تک پہنچ جائیں گے تو وہ اس طرح اس میں پھنس جائیں گے کہ اس سے ان کا نکلنا مشکل ہو گا۔" (اے انیس سال تک حصہ لینے والو!!! اگر کچھ بقایا انیس سال کے پورا کرنے میں رہ گیا ہے تو اسے ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ جہاد کبیر کی فہرست میں لکھوا لو تا آپ کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے۔" (وکیل المال)

"اس وقت تک سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور ان میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے۔ اب اگر تحریک جدید کی کمزوری کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے شرمی اور بے حیائی کے اور کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے۔ تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ واری تم پر عاید ہوتی ہے اس کو جانے دو۔ تم اپنی ناک کی حفاظت کرو۔ اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔"

پس تحریک جدید ہر احمدی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے حصہ لے۔ گو وعدوں کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مگر ایسے احباب جن کو تحریک جدید کے مطالبہ کا علم نہ ہو یا کوئی سفر پر ہوں یا سخت بیمار ہوں اور اب اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہو یا تحریک جدید کی ضرورت کا احساس ہی نہ ہوا ہو۔ اور وقت بے پروائی اور غفلت میں گذار دیا ہو۔ وہ تو اب بھی اپنا وعدہ حضور کے پیش کر سکتے ہیں۔ یا اس دفتر میں ارسال کر دیں ان کو روک نہیں۔ خواہ دفتر اوّل کے ہوں یا دفتر دوم کے۔

علاوہ ازیں جو دفتر اول کے احباب ہیں ان کا انیس سالہ حساب پورا نہیں وہ جلد سے جلد پورا کر لیں۔ کیونکہ ان کے روپیہ سے تبلیغ اسلام کو مدد ملے گی۔ اور ان کا نام یادگار زمانہ میں ہو گا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مہتمم مال و زعماء صاحبان انصار مطلع رہیں

بغیر رسید ایک مطبوعہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے ہرگز کسی سے چندہ وصول نہ کیا جانا چاہیئے اگر کسی کے پاس رسید بک نہ ہو یا پہلی رسید بک ختم ہو چکی ہو تو دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ سے لکھ کر منگوا لیں۔

زعماء صاحبان انصار کا فرض ہے کہ ختم شدہ رسید بکوں کی پڑتال کر کے اس تسلی کے بعد کہ جو چندہ ان رسید بکوں کے ذریعہ وصول کیا گیا ہے وہ مرکز کے حصہ کا مرکز میں بھجوا دیا جا چکا ہے اور مقامی ضروریات کے حصہ کا چندہ جو وضع کیا گیا ہے اس کا باقاعدہ اندراج میں رجسٹر میں ہو چکا ہے۔ اس پڑتال کے بعد ختم شدہ رسید بکیں ۱۵ اپریل ۵۵ء تک دفتر صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں اپنی رپورٹ کے ساتھ داخل کرا دیں۔ ۱۵ اپریل ۵۵ء کے بعد مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے نمائندہ کی پڑتال سب ختم شدہ رسید بکوں کا مرکز میں نہ پہنچنا قابل اعتراض ہو گا۔ جس کے جواب دہ زعماء اور مہتمم صاحبان مال ہوں گے۔

(نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)

تیس ۳۰ مارچ

خدام الاحمدیہ کی پہلی سہ ماہی ۱۹۵۵ء ۱۵ مارچ کو ختم ہوتی ہے اس سہ ماہی کے لئے مندرجہ ذیل کتب مقرر کی گئی تھیں۔ (۱) کشتی (۲) الوصیت (۳) احمدیت (یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا وہ پیغام ہے جو جلسہ سیالکوٹ میں پڑھا گیا تھا) اس نصاب کے امتحان کیلئے مرکز کی طرف سے ۳۰ مارچ تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ مجالس خود امتحان لیں گی۔ لیکن کامیاب ہونے والے خدام کے ناموں سے مرکز کو اطلاع کر دیں گی تاکہ مجلس مرکزیہ ان کے نام کی اسناد جاری کر سکے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

مؤرخہ ۲۰ فروری ۵۵ء کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان جلسوں میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی گئی اور حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ لاہور۔ چنیوٹ۔ پشاور۔ حیدر آباد سندھ۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد سندھ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا۔ گنج مغلپورہ (لاہور)۔ جہلم۔ پی (ترناب فارم) راولپنڈی چک ۹۱ الف محمودہ آباد ضلع ملتان لجنہ اماء اللہ گولیکی ضلع گجرات۔ لالیاں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشّان پیشگوئی

(از مکرم عبداللہ صاحب گمیانی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے حسرتناک انجام پر سکھ وِدوانوں کے تبصرے

سکھ وِدوانوں نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے اس حسرتناک انجام کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جب انہوں نے اس کے انجام پر کچھ لکھنا چاہا۔ تو غیبی طاقت نے ان کے ہاتھ پکڑ لئے ان سے وہی کچھ لکھوایا جس سے خدا کے مقدس مسیحؑ کے ارشادات کی لفظ بلفظ تصدیق ہو۔ سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے لکھا ہے:۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی آخری عمر بہت مصیبت میں گذری ہے ہندوستان کو آتا ہوا عدن میں روک دیا گیا۔ اور پنشن بھی ضبط ہو گئی۔ جس سے بہت تنگدست ہو گیا۔ آخر ملکہ وکٹوریہ سے معافی مانگی اور پنشن بحال ہوئی ۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۳ء کو پیرس کے گرینڈ ہوٹل میں مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بے کسوں اور لاوارثوں کی طرح وفات پائی اس کی لاش انگلینڈ میں لا کر ایلویڈن کے احاطہ میں دفن کی گئی۔"

(ترجمہ از مہان کوشن صفحہ ۱۸۷۳)

۲۔ سردار کرم سنگھ جی زخمی ایڈیٹر انچارج روزانہ خالصہ سیوک امرتسر لکھتے ہیں:۔

"مہاراجہ دلیپ سنگھ جی دل سے انگلینڈ رہنے پر رضامند نہ تھے لیکن انگریزی حکمرانوں کی خوشنودی کے پیش نظر انہیں وہاں رہنا پڑا۔ کچھ عرصہ انگلینڈ رہنے کے بعد انہوں نے اپنے وطن میں واپس آنا چاہا۔ جس کی اجازت حکومت برطانیہ نے بھی دے دی۔ لیکن فیصلہ یہ ہوا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اپنی مرضی سے اپنے وطن میں کہیں بھی نہیں جا سکیں گے اور جہاں انگریز چاہیں گے۔ وہیں رہنا ہو گا۔ یہ فیصلہ پختہ ہو گیا

لیکن اس پر بھی دلیپ سنگھ کو اپنی ماتِ بھومی کے درشن نصیب نہ ہو سکے۔ بھارت ورش کا ساحل وہ دیکھ نہ سکے۔ اس پر پاؤں رکھنا تو کجا عدن پہنچ کر انہیں روک دیا گیا۔ اور برٹش حکومت کے اہلکاروں کی اجازت سے انہیں واپس جانا پڑا۔ آخر بہت پریشانیوں کے بعد وہ فرانس چلے گئے اور وہاں ہی ایک ہوٹل میں دل کی دل میں لے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے اس طرح انگلینڈ ملک سے بڑی سلطنت کے آزاد بادشاہ کا اس جگہ انت ہوا جہاں کہ اس کے پاس اپنا کوئی بھی نہ تھا۔ وہ نظارہ کتنا دردناک تھا!"

(ترجمہ از سکھ راج صفحہ ۱۱۸)

(۳) بھائی پرتاپ سنگھ جی گیانی جتھیدار سری اکال تخت صاحب امرتسر تحریر کرتے ہیں:۔

دکھوں اور مصیبتوں نے اس (دلیپ سنگھ) کی صحت کو کمزور کر دیا۔ اسے تپدق لاحق ہو گیا۔ اس خوفناک بیماری نے آہستہ آہستہ اسے ختم کر دیا۔ آخر ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۳ء کو لاوارثوں کی طرح پیرس کے گرانڈ ہوٹل میں شیر پنجاب کے دلیپ سنگھ کی موت واقع ہو گئی سکھوں کا آخری بادشاہ دنیاوی مشکلات و مصائب سے نجات پا گیا۔ ۲۹ر اکتوبر کو اس کی آخری رسم ایلویڈن میں ادا کی گئی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:۔

مار دیا غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی میرے خدا نے میری بے کسی کی لاج

مہاراجہ دلیپ سنگھ اور اس کی والدہ مہارانی جنداں کی موت سکھ تاریخ میں ایک بڑی ٹریجڈی ہے۔ خدا نے دلیپ سنگھ کو شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے گھر تو پیدا کر دیا۔ لیکن قسمت وہ نہ تھی۔ بچپن میں حکومت کا چھن جانا۔ پردیس میں مارے مارے پھرنا۔ گذارہ کے لئے دوسروں

کا محتاج ہونا۔ بے زر اور بے وطن انگلینڈ میں ماں اور بیٹے کا رہنا۔ مگر آپس میں مل نہ سکنا۔ دلیپ سنگھ کا آخری وقت پر اپنی ماں کا منہ نہ دیکھ سکنا۔ بچپن میں سکھی سے پتت ہو جانا۔ پھر سکھی اور پنتھ سے ملنے کے لئے تڑپنا۔ افسوسناک باتیں ہیں۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا دلیپ سنگھ کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک شاعر نے بیان کیا ہے:۔

یہی کچھ یادگاریں رہ گئیں اپنی زمانے میں
قفس میں ہڈیاں اور چار تنکے آشیانے میں
محبت درد ہمراہ شام غربت مرگ ناکامی
یہی کچھ سرخیاں دلچسپ ہیں میرے فسانے میں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہاراجہ دلیپ سنگھ جی کے بارہ میں اپنے علام الغیوب اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جو پیشگوئی قبل از وقت بیان فرمائی تھی۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ جی کی زندگی کا ہر شعبہ اور لمحہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ مہاراجہ کی تمام کی تمام زندگی اصل میں ناکامیوں اور نامرادیوں کا مجموعہ ہے۔ خصوصاً اس پیشگوئی کے بعد تو اسے ہر ارادہ میں ناکامی نصیب ہوئی۔ خود سکھ وِدوانوں اور سکھ مورخوں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ مہاراجہ جی اپنی تمام حسرتیں دل میں لے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ان کی کوئی بھی آرزو پوری نہ ہو سکی۔ پنجاب کی حکومت کا واپس ملنا تو کجا انہیں لاکھ جتن کرنے اور ادھر ادھر بھٹکنے کے باوجود پنجاب کی سرزمین پر قدم رکھنے کا موقع بھی میسر نہ آ سکا۔ اور خدا کے مقدس مسیح کی پیشگوئی کا یہ بھی ایک حصہ تھا۔ کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اب پنجاب واپس نہیں آ سکتا۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ جی کی اس پیشگوئی کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھ حکومت کے بارہ میں ایک اور پیشگوئی بھی بیان فرمائی ہے۔ جس کا ہم یہاں ذکر کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ میرے نزدیک اس پیشگوئی کا اس سے بہت گہرا تعلق ہے بلکہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ یہ دونوں لازم ملزوم ہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ حضور نے سکھا شاہی کی کچھ مثالیں پیش کرتے ہوئے یہ پیشگوئی نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کی ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ نے سکھ حکومت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

سکھوں کا دورِ حکومت پنجاب میں پچاس برس کے اندر اندر شروع بھی ہوا اور ختم بھی ہوا۔ اس زمانہ کی تحریر اور واقف کاروں کے بیانات تائیدی سے یہ پردرد ماجرا معلوم ہوا ہے کہ اس حیوان دو گائے کو کسی اتفاقی زخم لگ جانے پر یا کبھی کبھی کسی فاقہ کش کے ہاتھ سے ذبح کئے جانے پر چار ہزار سے کچھ زیادہ مسلمان متفرق مقامات اور دفعات میں زمانہ عملداری سکھوں میں نہایت دردانگیز اور بے رحمی کے طریقوں سے قتل کئے گئے۔ اور جلائے گئے۔ اور پھانسی دیئے گئے۔ اور اس سکھا شاہی میں ہمیشہ اس نحوس جانور کی حمایت میں ہندوؤں سے ایسی ایسی ہی ظالمانہ حرکتیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ مظلوموں کی فریاد جناب الٰہی میں سنی گئی۔ اور اس جانور اور اس کے حامیوں پر منعم حقیقی کا غضب بھڑکا۔ اور اس نے عنان حکومت ہر ایک زمان اور مکان سے ان کے ہاتھ سے چھین لی"۔

(سرمہ چشم آریہ ایڈیشن اول مطبوعہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۳۸)

جن دنوں حضور نے سکھ حکومت سے متعلق مندرجہ بالا پیشگوئی شائع کی۔ اور لوگوں کو نہایت واضح الفاظ میں بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے ہر ایک زمان و مکان سے عنان حکومت سکھوں کے ہاتھ سے چھین لی ہے۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ پنجاب واپس آنے اور اپنی حکومت واپس لینے میں کوشاں تھا۔ اور اس کے لئے حکومتوں سے ساز باز کرنے میں بھی مصروف تھا۔ یہ پیشگوئی بھی مہاراجہ دلیپ سنگھ کی واپسی اور دوبارہ حکومت حاصل کرنے میں ایک روک تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور خود سکھ وِدوان بھی اس امر کے معترف ہیں کہ اب ہمیشہ کے لئے سکھ حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں ایک سکھ وِدوان نے لکھا:۔

"مہاراجہ رنجیت سنگھ کی موت کے بعد سکھ قوم غداروں۔ دھوکہ بازوں اور قوم فروشوں کے ہاتھ آ گئی اور انہوں نے اس حکومت کو جس کی تعمیر میں سینکڑوں شہیدوں نے اپنی زندگی کی آہوتیاں دی تھیں۔ وہ حکومت صرف دس سال کے تھوڑے سے عرصہ میں ہی اپنوں کی وشواس گھات چالوں۔ اور دھوکہ بازیوں سے نشٹ ہو گئی اور ۱۸۴۹ء میں قوم کی آزادی (سکھ حکومت) ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی"۔

(ترجمہ از اکھی سورما مطبوعہ سندیش پبلیسرس دہلی صفحہ ۲۰)

مندرجہ بالا اقتباس سے جو زمانہ حال کے ایک سکھ وِدوان کی ایک تصنیف کا حصہ ہے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ خود سکھ وِدوانوں کے نزدیک بھی سکھ حکومت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب دوبارہ ان کی حکومت کے ۔۔۔۔۔۔ قائم ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہم آئندہ پھر کبھی ایک اور رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ سردست صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں۔ کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ناکامیاں اور عمر

قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت

از منیر احمد صاحب عارف متعلم جامعۃ المبشرین

جب سے خدا تعالیٰ نے کائنات کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اس وقت سے دنیا میں دو قانون مقرر فرما رکھے ہیں۔ ایک قانونِ قدرت ہے، جو نظامِ عالم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کے اثرات اور نتائج اسی دنیا میں ساتھ ساتھ رونما ہوتے جاتے ہیں۔ دوسرا قانونِ شریعت ہے۔ جو انسان کے اخلاق اور روحانیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور انبیاء و مرسلین کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں نازل ہوتا ہے۔ اور اس کی جزا سزا کے لئے موت کے بعد کا وقت مقرر فرمایا ہے۔

قانونِ قدرت کیا ہے؟ قانونِ قدرت یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر چیز اور ہر بات اور ہر حرکت و سکون اور ہر مفرد و مرکب میں ایک فطری تاثیر ہے۔ جو اس کے طبعی نتیجہ کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً زہر ایک چیز ہے۔ جس میں جاندار کو مار دینے کی خاصیت رکھی گئی ہے۔ جب کسی جاندار کے اندر ایک ایسی مقدار تک چلی جائے۔ جو اس کو مار دینے کے لئے کافی ہے۔ تو اس کا نتیجہ ظاہر ہو جائے گا۔ سوائے اس کے کہ قدرت کا ہی کوئی دوسرا قانون جو اس کے اثر کے مٹانے کے لئے مقرر ہے دخل انداز ہو کر اس کے اثر کو مٹا دے۔ اسی طرح یہ بات بھی قانونِ قدرت کا حصہ ہے۔ کہ اگر کوئی چھت کمزور ہو۔ تو ایک ایسے وقت میں جبکہ اسکی کمزوری اس حد کو پہنچ جائے۔ کہ وہ قائم نہ رہ سکے۔ وہ گر جائے گی۔ اور یہ بھی قانونِ قدرت کا ایک حصہ ہے۔ کہ اگر اس چھت کے نیچے کوئی آدمی آئے گا۔ تو وہ مر جائے گا۔ پس جو شخص بھی اس قانون کی زد میں آئے گا۔ مر جائیگا سوائے اس کے کہ کوئی اور قانون جو اس اثر کو مٹا دے۔ دخل انداز ہو جائے۔ اسی طرح یہ بات بھی قانونِ قدرت کا حصہ ہے۔ کہ خواہ کوئی چیز کتنی ہی ترقی یافتہ ہو۔ اس کے رستے میں جب کوئی مزاحم سامان اور نقصان دہ چیزیں حائل ہوں گی۔ اور اس کو ان کے مقابلہ کی کوئی طاقت نہیں ہوگی۔ تو اس کی ترقی رک کر تنزل و انحطاط کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ سوائے اس کے کہ قانونِ قدرت ہی کے ماتحت ان موانع کے اثر کو مٹا دینے والے ذرائع میسر آ جائیں۔ اسی طرح اس قسم کی لاتعداد باتیں ہیں۔ جو قانونِ قدرت کا حصہ ہیں۔ اور اس قانون کے ماتحت اپنے نتائج ظاہر کر رہی ہیں۔ اور اس عظیم الشان مشین کے پرزے ہر وقت حرکت میں ہیں۔ اور ان کے لئے اپنے اور بیگانے ہمدرد اور دشمن کا کوئی سوال نہیں ہے۔

اس کے برخلاف قانونِ شریعت کیا ہے؟ قانونِ شریعت وہ قانون اور وہ ضابطہ ہے، جو انبیاء و مرسلین اپنے متبعین کے سامنے خدا کی طرف سے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اس پر عمل کر کے اپنے اخلاق اور روحانیت کو درست کریں۔ اور خدا کے قرب کو حاصل کر کے اس کی لامتناہی نعماء کے وارث ہوں۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے پاک اور پیارے بندوں کے لئے مقرر فرما رکھی ہیں۔ مگر اس قانون کے ماتحت ہر شخص کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو اس قانون کی پابندی کرے۔ اور چاہے نہ کرے۔ اس پر کسی قسم کا جبر روا نہیں رکھا گیا۔ اگر وہ عمل کرے گا۔ تو جزاء اگلے جہان میں ملے گی۔ لیکن اس دنیا میں بھی ایک باریک اثر ظاہر ہو جائے گا۔ جو ہر ایک معلوم نہیں کر سکتا۔ لیکن قانونِ قدرت کی یہ حالت نہیں۔ اس کے لئے یہی دار العمل اور یہی دار الجزاء ہے۔ اور یہ دونوں قانون سوائے استثنائی حالات کے کبھی ایک دوسرے کے دائرہ میں دخل اندازی نہیں کرتے۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر کوئی شخص قدرت کے کسی قانون کی زد میں آ جائے۔ تو پھر وہ اس کے اثر سے صرف اس وجہ سے محفوظ رہے۔ کہ وہ قانونِ شریعت کے لحاظ سے مجرم نہیں۔ بلکہ عام حالات میں وہ یقیناً قانونِ قدرت کی زد میں آنے کا نتیجہ بھگتے گا۔ اور قانونِ شریعت کی پابندی اسے نقصان سے نہیں بچا سکے گی۔ مثلاً اگر گرنے والی چھت کے نیچے ایک نیک اور بزرگ انسان کے ساتھ ایک بدکردار بھی بیٹھا ہوا ہو۔ تو چھت کے گرنے سے یہ نہیں ہوگا۔ کہ نیک تو اپنی نیکی کی وجہ سے بچ جائے اور بدکردار اپنی بدی کی بدولت ہلاک ہو جائے۔ بلکہ دونوں مر جائیں گے۔ اور اگر قانونِ قدرت کے ماتحت کوئی بچنے کی صورت ہوگی۔ تو دونوں بچ جائیں گے۔ پس قانونِ قدرت کی خلاف ورزی کرنے والے کو قانونِ شریعت بچاتا نہیں۔ اور قانونِ شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے کو قانونِ قدرت نہیں بچاتا۔ بلکہ یہ دونوں الگ الگ حکومتیں ہیں۔ اور یہ مہذب سلطنتوں کی طرح ایک دوسرے کے انتظام میں دخل نہیں دیتیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی مرکزی حکومت (جس کی یہ دونوں شاخیں ہیں) کسی اشد ضرورت کے وقت ایک ملک کی فوج کو دوسرے ملک کی امداد کے لئے جانے کا حکم دے۔ جیسا کہ انبیاء و مرسلین کی بعثت کے وقت جبکہ دنیا کی اصلاح کے لئے آسمان پر ایک جوش آتا ہے۔ بعض صورتوں میں قانونِ قدرت کی طاقتوں کو قانونِ شریعت کی مدد کے لئے لگا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ معجزات اور خوارق اسی قانون کی قدرت نمائی کا کرشمہ ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جس قسم کے قواعد و ضوابط قانونِ قدرت میں مقرر فرما رکھے ہیں۔ اسی قسم کے قواعد و ضوابط قانونِ شریعت میں بھی مقرر کر دئے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے قانونِ قدرت کے ماتحت جسمانی طور پر ایک آسمان بنایا۔ اس میں سورج اور چاند اور ستارے بنائے ہیں۔ جو کہ اپنا اثر کائنات کی تمام اشیاء پر ڈال رہے ہیں۔ اور ان کی نشو و نما کا موجب ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے۔ تو ان کا اثر نہ ہوتا۔ تو دنیا کی کوئی جاندار چیز زندہ نہ رہ سکتی۔ گویا کہ جانداروں کی زندگی کا دارومدار سورج چاند ستاروں کے اثر پر ہے۔ پھر دوسری چیز جو کہ ان کی زندگی کو باقی رکھنے والی تھی۔ پانی ہوا اور خوراک ہے جب خدا تعالیٰ نے انسانی ضروریات کے لئے اس کی جسمانی نشو و نما کی خاطر تمام ضروریات کو مہیا کر دیا۔ تو اب اس کی روحانی اور اخلاقی ضروریات کے لئے جو کہ اس کی آخرت کی ابدی زندگی کے لئے ضروری تھیں سامان بہم پہنچائے۔ اور اپنے انبیاء اور مرسلین کو سورج چاند اور ستارے بنا کر بھیجا اور اپنا صحفہ اور پاک پانی یعنی کلام الٰہی نازل فرمایا۔ ان کو روحانی غذا دی تاکہ وہ روحانیت میں بھی نشو و نما پائیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح ہمارا دنیاوی آسمان ہے اور اس میں سورج چاند ستارے نظر آ رہے ہیں ایسے ہی ایک ہمارا روحانی آسمان بھی ہے جس میں سورج چاند اور ستارے اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللہ باذنہ و سراجًا منیرًا (الاحزاب ع۶)

جس طرح قانونِ قدرت میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی خاطر سورج کو پیدا کیا جو کہ ان کی جسمانی حالت کو سدھارنے کا موجب ہے۔ جسمانی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور تمام انسانی ضروریات سورج کی روشنی اور گرمی سے تیار ہو کر انسان کیلئے مفید بنتی ہیں۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ نے روحانی حالت کو سدھارنے کیلئے روحانی سورج چاند اور ستارے بنائے ہیں۔ چنانچہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ہمارے نبی (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے ایک روشن سورج بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح سورج نظام دنیوی کیلئے بطور مرکز کے ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نظام نبوت میں بطور مرکز کے تھے۔ پس آپ کو سورج بنا کر فرمایا کہ روحانی آسمان میں تیرے سوا اور چاند اور ستارے بھی ہیں۔ جو سب کے سب تیرے گرد گھومتے ہیں یہ چاند ستارے دوسرے انبیاء ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے گرد گھومتے ہیں جس طرح جسمانی اور قدرتی عالم میں تمام چاند ستارے سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ دوسرے انبیاء بمنزلہ ستاروں کے تھے۔ اور آپ ان میں سورج کے طور پر تھے۔ اسی طرح ایک چھوٹے دائرے میں آپ بمنزلہ سورج کے تھے آپؐ کے صحابہ بمنزلہ ستاروں کے تھے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہؓ) میرے صحابہؓ میرے گرد ایسے ہیں جیسے سورج کے گرد ستارے جس طرح ستارے جب تک سورج کے نظام سے وابستہ رہتے ہیں لوگوں کو راہ دکھانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح میرے صحابہ میں سے جو میرے نظام سے وابستہ رہیں گے وہ ستاروں کا کام دیں گے۔ تم ان میں سے جس کی اتباع کرو گے ہدایت پا جاؤ گے

تو جب خدا تعالیٰ نے قانونِ شریعت نازل فرمایا۔ اور کلام پاک نازل فرمایا۔ تو قانونِ قدرت یعنی نظامِ شمسی کی تمثیل دے کر سمجھایا۔ کہ کس طرح اس قانونِ شریعت کی حفاظت کی جائیگی۔ چنانچہ بتایا کہ ظاہری مادی نظام میں جس طرح ایک آسمان ہے۔ جو مختلف ستاروں کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح نظامِ شریعت یعنی نظامِ روحانی بھی مختلف انبیاء کا مجموعہ ہے۔ اور وہ روحانی آسمان کہلاتا ہے۔ جس طرح ہر ستارہ اپنی جگہ آسمان کے لئے زینت کا موجب ہے۔ اور اسکی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح ہر نبی نظامِ روحانی کے لئے زینت کا موجب ہے۔ اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ہر نبی کا معین کام تھا۔ جو اس زمانہ میں اس کے بغیر کوئی نہ کر سکتا تھا۔ اور ہر نبی نے اس روحانی آسمان کی حفاظت کا کام سرانجام دیا۔ اور کلام الٰہی کی خدمت کی۔

پس خدا تعالیٰ کے دونوں قانون جہاں ایک دوسرے کے کاموں میں دخل انداز نہیں ہوتے بلکہ دو متوازی دریاؤں کی طرح بہ رہے ہیں۔ وہاں خدا تعالیٰ نے جس قسم کی چیزیں ایک قانون میں پیدا کی ہیں۔ مشابہت کے طور پر دوسرے قانون میں بھی پائی جاتی ہیں۔ تاکہ انسان ایک قانون کی روشنی میں دوسرے قانون کو سمجھ سکے۔ اور اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔

مسٹر ایٹلی لیبر پارٹی کی قیادت سے مستعفی ہو جائیں گے

لندن ۱۱ رمارچ۔ برطانیہ کی لیبر پارلیمنٹری پارٹی میں مسٹر ایٹلی اور مسٹر بیوان کے حامیوں کی کشمکش انتہائی عروج تک پہنچ گئی ہے۔ چند دن تک پارٹی کا اجلاس ہونے والا ہے۔ جس میں مسٹر ایٹلی کے حامی یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ بائیں بازو کے لیڈر مسٹر بیوان کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔ مسٹر بیوان اس وقت انفلوانزا میں مبتلا ہیں۔ لیکن وہ آئندہ ہفتہ ہونے والے پارٹی کے تاریخی اجلاس کے لئے اپنا بیان تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ گو بعض ممبروں کی طرف سے سمجھوتے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ لیکن باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اب مسٹر ایٹلی کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ مسٹر ایٹلی کے حامی برملا کہہ رہے ہیں کہ اگر مسٹر بیوان کے خلاف پیش کردہ سفارش منظور نہ ہوئی۔ تو مسٹر ایٹلی اپنا استعفیٰ پیش کر دیں گے۔

اشتراکی چین کے جارحانہ اقدام سے ایشیا میں جنگ چھڑ جائیگی

واشنگٹن ۱۱ رمارچ۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے یہاں کہا ہے۔ کہ اگر اشتراکی چین نے دوبارہ مسلح جارحانہ اقدام کیا۔ تو اس کا مطلب غالباً یہ ہوگا۔ کہ ایشیا میں جنگ چھڑ جائیگی۔ مسٹر ڈلس ٹیلی ویژن پر قوم کے لئے مشرق بعید میں اپنے دورہ کی رپورٹ نشر کر رہے تھے۔ رپورٹ میں جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی کانفرنس کی روئیداد بھی شامل تھی۔ مسٹر ڈلس نے زیادہ وقت بنکاک کانفرنس میں ہی صرف کیا۔

امریکی وزیر خزانہ کی طرف سے ایشیا کو امداد کی مخالفت

واشنگٹن ۱۱ رمارچ۔ غیر ممالک کے لئے امریکی امداد کے محکمہ کے ڈائرکٹر مسٹر ہیرلڈ سٹیسن نے گذشتہ دنوں نئی دہلی میں بتایا تھا۔ کہ امریکہ ایشیا کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے بیس کروڑ ڈالر کی امداد دے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکی وزیر خزانہ اس تجویز کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ مسٹر سٹیسن کی تجویز آجکل امریکہ کی بیرونی امداد کی کونسل کے زیر غور ہے۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے۔ کہ ایشیا کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ایک علیحدہ علاقائی فنڈ قائم کیا جائے۔ امریکی وزیر خزانہ کولمبو پلان وغیرہ کے تحت ایک علیحدہ فنڈ قائم کرنے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ مسٹر سٹیسن کی یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے ایشیائی عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن معیار زندگی بلند کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ ایشیا کو کافی امداد دے رہا ہے۔ اور کوئی مزید امدادی فنڈ قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسٹر جارج ہمفری نے کہا ہے۔ کہ ایشیائی ممالک کی امداد کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ ایشیائی ممالک کی صنعتوں میں امریکی سرمایہ لگا کر ان ممالک میں اپنی مدد آپ کے اصول کو فروغ دیا جائے۔ زیادہ مالی امداد دینے سے نہ صرف یہ کہ امریکی عوام پر غیر معمولی بوجھ پڑتا ہے۔ اس طرح امریکہ کو زیادہ مضبوط اور بہتر دوست بھی نہیں ملتے۔

ھوم اس جانب اشارہ کیا تھا۔ کہ جہاں تک فوجی مقاصد کا تعلق ہے۔ اشتراکی چین کے محاذ کو مجموعی طور پر دیکھا جانا چاہیئے۔ اگر اشتراکی چین پھر مسلح جارحانہ اقدام کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایشیا

صو تیار کی جا سکے گی۔ ایسا ہی ایک کارخانہ بھارت کے لئے نئی دہلی میں قائم کیا گیا ہے۔

ہائیڈروجن بم اور برطانوی فوجیں

لندن ۱۱ مارچ۔ برطانوی پارلیمنٹ میں اس مسئلہ پر کہ ہائیڈروجن بم کے اس عہد میں برطانوی فوجوں کا کردار کیا ہوگا۔ رات بھر بحث ہوتی رہی۔ دار العوام کا یہ اجلاس ۱۴ گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ اس سال کا طویل ترین اجلاس تھا۔ جب ارکان پارلیمنٹ ناشتہ کے لئے اٹھے۔ تو دس گھنٹے سے بھی کم وقفے میں انہیں دوبارہ اجلاس میں شریک ہونا تھا۔ دوسرے اجلاس میں کپاس کی صنعت پر بحث ہوگی۔ بحث کے بعد جوابی تقریر کرتے ہوئے برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر انٹھونی ہیڈ نے کہا۔ کہ ارکان پارلیمنٹ کی طرح حکومت کی بھی خواہش ہے کہ قومی (فوجی) سروس کی مدت میں کمی کر دی جائے۔ مگر برطانیہ کی موجودہ ذمہ داریاں اور بین الاقوامی صورت حال سردست اس کی اجازت نہیں دیتیں۔

پاکستان میں انسداد ملیریا کا پروگرام

کراچی ۱۱ رمارچ۔ پاکستان میں انسداد ملیریا کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ سال رواں میں پاکستان کے کم وبیش ایک کروڑ بیس لاکھ باشندوں کو ملیریا سے محفوظ رکھا جائیگا۔ انسداد ملیریا کا یہ پروگرام یونیسف (اقوام متحدہ کے بچوں کا فنڈ) اور امریکہ کی بیرونی امور کی نظامت کے زیر اہتمام شروع کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ملیریا کے مچھروں کو ہلاک کرنے والی زہریلی دوا ڈی ڈی ٹی کا ایک کارخانہ بہت جلد پاکستان میں کام شروع کر دے گا۔ اس کارخانہ میں کم وبیش سات سو ٹن ڈی ڈی ٹی ہر سال

ایٹمی طاقت تدریجی ارتقا کی جانب ایک عظیم اقدام ہے

گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی کا اعلان

لاہور ۱۱ رمارچ گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی نے کل ایک بیان میں کہا کہ ایٹمی توانائی کے میدان میں دنیا بھر کی قوموں کے باہمی تعاون اور مشترکہ جدوجہد سے بڑی ترقی کی جا سکتی ہے۔ گورنر موصوف نے گول باغ میں ایٹم برائے امن کی اس نمائش کو دیکھا جو امریکی محکمہ اطلاعات کے زیر اہتمام منعقد ہوئی ہے

نمائش دیکھنے کے بعد گورنر پنجاب نے ایک بیان میں بتایا "ایٹم برائے امن کی یہ نمائش جو امریکی محکمہ اطلاعات کی طرف سے لگائی گئی ہے بڑی ہی دلچسپ بھی ہے اور معلوماتی بھی

موصوف نے کہا گذشتہ جنگ عظیم میں ایٹم کو ایک طاقتور ہتھیار کی شکل میں استعمال کیا گیا تھا اور جیسا کہ کہاوت ہے ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد دوران امن میں اس امر کی کوشش کی گئی کہ اس عظیم ایجاد کو امن کے زمانہ میں بھی استعمال میں لایا جا سکے۔

مسٹر گورمانی نے بتایا کہ ایک حقیر ترین ذرہ سے پیدا ہونے والی عظیم توانائی کی ایجاد نے متعدد تصورات کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ ایجاد مادہ پر روحانیت کی فتح ہے۔ یہ انسانی ذہانت کی فتح ہے اور تدریجی ارتقا کی جانب ایک عظیم اقدام ہے۔ چنانچہ آج ہم ان لوگوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس ایجاد کے ذریعہ انسانی ترقی کی نئی راہ دکھائی ہے۔

گورنر پنجاب نے کہا انسانی علم وتجربہ دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہوتا ہے۔ اس نئے میدان میں جو ترقی ہوئی ہے اس میں تمام قوموں کے تعاون اور اشتراک عمل سے مزید اضافہ کیا جا سکتا۔ چنانچہ ان تمام لوگوں کو جو امن اور انسانی ترقی کے لئے جدوجہد کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اب اس میدان میں اپنے تمام وسائل اور تمام تجربات کو بنی انسان کے فائدے اور پائیدار امن کیلئے یکجا کر دینا چاہیئے۔

یہ نمائش ۱۴ رمارچ تک چھ بجے شام سے ۹ بجے شب تک کھلی رہے گی۔

روسی صحافیوں کو امریکہ آنے کی اجازت

واشنگٹن ۱۱ رمارچ۔ آج یہاں بتایا گیا ہے کہ امریکی حکومت نے روس کے طالب علموں کے گیارہ اخباروں کے ایڈیٹروں کو امریکہ آنے کی اجازت دیدی ہے۔

ان طلباء نے گذشتہ سال ویزا کیلئے درخواست دی تھی مگر دفتر خارجہ نے اس بارے میں فیصلہ ملتوی کر دیا تھا۔ ماسکو کے اخبارات نے اس تاخیر کو یہ معنی پہنائے تھے کہ امریکہ نے اپنا آہنی پردہ قائم کر رکھا ہے اور وہ خود ابھی اس اپیل کو زیر عمل لانے کیلئے تیار نہیں ہے کہ مختلف ممالک درمیان ثقافتی وفود کے تبادلے ہوں تاکہ ان میں افہام وتفہیم بڑھے۔ امریکی حکومت کے فیصلہ کے متعلق سرکاری اعلان آج کسی وقت کر دیا جائے گا۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۰/۰ تا ۱۲/۰ شکر ۱۱/۰ تا ۱۳/۸۔ چینی دیسی ۲۰/۰ تا ۲۲/۰۔ تیل توریہ ۴۱/۰ تا ۴۲/۰۔ تیل ناریل ۱۲۲/۰۔ تیل تل ۲۷/۰ تا ۲۷/۰ سرخ مرچ ۴۰/۰ تا ۴۴/۰۔ کالی مرچ ۲۴۵/۰ ہلدی ڈوڈہ ۲۹۵/۰ لونگ ۵۰/۰۔ الائچی ۴۴/۰ سیر ہلدی ۶۵/۰۔ ۷۰/۰ نمک ۲/۴ تا ۲/۴۔ دیسی گھی ۱۵۲/۸ تا ۱۶۵/۰ بناسپتی گھی ۳۶/۰ تا ۳۷۔ سیاہ ماش ثابت ۱۲/۰ تا ۱۲/۸۔ سبز ۱۳/۰ تا ۱۳/۸۔ مونگ ثابت ۹/۰ تا ۱۰/۰۔ مسور ثابت ۱۱/۰ تا ۱۱/۴ چنے ۷/۴۔ کابلی چنے ۹/۰ تا ۱۰/۴۔ گندم ۱۱/۴ تا ۱۲/۰۔ ۱۱ دیسی صابن ۲/۰ تا ۲/۴

صرافہ: سونا ۱۰۴/۰ تا ۱۰۵/۰۔ پاؤنڈ ۶۵/۰ چاندی ٹکسالی ۱۴۴/۰۔ چاندی ۱۵۴/۰ تا ۱۶۱/۰

خشک میوہ۔ بادام ۵۰/۰ تا ۷۰/۰۔ سوگی ۴۰/۰ تا ۵۰/۰۔ چھوہارہ ۲۰/۰ تا ۲۵/۰ کھوپرا ۹۲/۰ پستہ ۲۴۰/۰ تا ۲۵۰/۰۔ گری بادام ۲۵۰/۰ تا ۲۵۵/۰ باجرہ ۱۲/۰ توریہ ۱۴/۰ تا ۱۵/۸۔ کھل توریہ ۳/۲ تا ۳/۴ من

ضرورت باورچی

ربوہ میں ایک اچھے باورچی کی ضرورت ہے دوست مع کوائف وسفارش صدر جماعت درخواست بھجوائیں۔ معمر آدمی کو ترجیح دی جائے گی

ناظر امور عامہ ربوہ

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

نئی دستور کے لئے صوبائی اسمبلیوں سے نمائندے منتخب کرائے جائیں

حکومت کی ہدایت پر فیڈرل کورٹ میں سرکاری وکیل مسٹر ڈپلاک کا انکشاف

لاہور ۱۱ مارچ۔ مولوی تمیز الدین خاں کے مقدمہ کے متعلق سندھ چیف کورٹ کے فیصلے کے خلاف فیڈرل کورٹ میں وفاق پاکستان اور نو مرکزی وزراء کے وکیل مسٹر ڈپلاک نے کل اپنے دلائل جاری رکھے۔ انہوں نے فیڈرل کورٹ کو بتایا۔ کہ انہیں جو ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے ذریعہ فیڈرل کورٹ کو بتایا گیا ہے۔ کہ گورنر جنرل کا ارادہ ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کے لئے انتخابات کا فوری انتظام کیا جائے۔ اور جس طرح صوبائی لیجسلیٹو اسمبلیوں کی وساطت سے قبل ازیں دستور ساز اسمبلی تشکیل کی گئی تھی۔

اسی طرح اب بھی انہیں اسمبلیوں کے ذریعہ دستور یہ قائم کرلی جائے۔ مسٹر ڈپلاک نے کہا۔ کہ بلاواسطہ انتخابات منعقد کرنے کے لئے بہت سی عملی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ نیز مذکورہ انتخابات کے لئے کم از کم بارہ مہینے کا عرصہ درکار ہوگا۔

جسٹس منیر:۔ بالواسطہ انتخاب میں کتنی مدت لگے گی۔ ڈپلاک:۔ دو ایک ہفتہ۔

انہوں نے مزید کہا۔ کہ گورنر جنرل کا ارادہ ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ بالواسطہ انتخابات کے ذریعے نئی دستور یہ بنالی جائے۔ اس موقع پر مولوی تمیز الدین کے مشیر اعلیٰ مسٹر چند ریگر نے پوچھا۔ کہ بالواسطہ انتخابات کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ بلاواسطہ انتخابات کے لئے ادارہ بنایا جائے یا دستور مرتب کیا جائے۔

جسٹس منیر:۔ نئی عارضی دستور بنانے کیلئے

ڈپلاک:۔ عالی جاہ! دستور ساز اسمبلی کی جگہ نئی دستور یہ۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مسٹر ڈپلاک نے کہا۔ کہ دستور ساز اسمبلی کو عوام کی مرضی کے زیادہ سے زیادہ مطابق بنانے کا طریقہ اور طریق کار کا انحصار گورنر جنرل کے اختیارات تمیزی پر ہے۔

جسٹس منیر:۔ کیا یہ قانون کے مطابق ہے۔

ڈپلاک:۔ جہاں تک مملکت کے تحفظ کا تعلق ہے۔ گورنر جنرل کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

معزز جج صاحبان نے مزید استفسار کیا۔ تو مسٹر ڈپلاک نے کہا۔ کہ وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں۔ کہ موصول شدہ ہدایات سے زیادہ کچھ کہہ سکیں۔ جسٹس کارنیلس کے سوال کے جواب میں مسٹر ڈپلاک نے کہا۔ کہ اگر مملکت کو نازک صورت حال کا سامنا ہو۔ اور گورنر جنرل ملک کو تباہی سے بچانے میں ناکام رہیں۔ تو یہ ملکہ کے قانونی اختیار میں ہے۔ کہ وہ گورنر جنرل کو ان کے عہدے سے الگ کردے۔ اور کوئی دوسرا قدم اٹھائے۔ برطانیہ میں ملکہ ان اختیارات کے استعمال میں وزراء کے مشورے پر عمل نہیں کرتی۔

دلائل ختم کرتے ہوئے مسٹر ڈپلاک نے معزز جج حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے بڑے صبر و تحمل سے ان کے دلائل سنے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس موقع کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ کیونکہ ان کی پیشہ ورانہ زندگی میں یہ بڑا خوشگن موقعہ تھا۔ چیف جسٹس نے کہا۔ کہ مسٹر ڈپلاک نے انہیں بڑی مدد دی ہے۔

سابق مصری کو عراقی شہریت دے دی گئی

بغداد ۱۱ مارچ۔ مصری سینٹ کے سابق رکن اخبار کے مالک اور ایڈیٹر مسٹر محمود عبد الفتح کو عراقی شہریت مل گئی ہے۔ ستمبر ۱۹۵۴ء میں انقلابی کمان نے انہیں مصری شہری حقوق سے محروم کردیا تھا۔

پاکستان اور فلپائن میں دوستانہ روابط

منیلا ۱۱ مارچ۔ انڈونیشیا میں پاکستانی سفیر اور فلپائن میں پاکستانی وزیر چودھری خلیق الزمان نے کل فلپائن یونیورسٹی کی پولیٹیکل سائنس کلب سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ دنیا کی ترقی خوشحالی اور امن کو برقرار رکھنے کے لئے پاکستان اور فلپائن ایک دوسرے کے ساتھ دوستی اور تعاون کے رشتے سے منسلک ہیں۔ انہوں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ دونوں ممالک کے کندھوں پر عظیم ذمہ داری کا بار ہے۔ اور انہیں ایک دوسرے سے قریبی روابط پیدا کرکے اپنی حدود میں اور دوسرے دوست ملکوں کے اندر ان فرائض کو پورا کرنا ہے۔

اہل لاہور کی طرف سے شاہ اردن اور ملکہ زین الشرف کا پرتپاک خیر مقدم

لاہور ۱۱ مارچ۔ اردن کے شاہ حسین نے کل لاہور میں کہا ہے۔ کہ میں اپنے ان ہاشمی بزرگوں کی روایت کو ہمیشہ برقرار رکھوں گا۔ جنہوں نے اسلامی اتحاد اور اسلام کی عظمت کے لئے اپنی زندگیاں نثار کردیں۔ شاہ حسین تاریخی شالامار باغ میں لاہور کے شہریوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے۔ کل صبح شاہ حسین اردن کی والدہ ملکہ زین الشرف تین روزہ دورے پر ایک خاص گاڑی میں پشاور سے لاہور پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر ان کا شایان شان استقبال کیا گیا۔

رات شاہ حسین اردن کی والدہ ملکہ زین الشرف نے گورنر پنجاب جناب مشتاق احمد گورمانی کی دعوت میں خصوصی مہمان کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس موقعہ پر گورنمنٹ ہاؤس کو خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جو بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔

پنجاب کے بجٹ ۱ لاکھ ۴۰ ہزار کی بچت، کوئی نیا ٹیکس نہیں لگیگا

تعلیم اور صحت عامہ کیلئے سب سے زیادہ رقم مخصوص کی گئی

لاہور ۱۱ مارچ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے جو صوبے کے وزیر مالیات بھی ہیں کل صوبائی اسمبلی میں نئے سال (۵۶-۱۹۵۵) کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت کوئی نیا ٹیکس نہیں لگائے گی بجٹ میں ایک لاکھ چالیس ہزار کی بچت دکھائی گئی ہے۔ امید ہے کہ نئے مالی سال میں ۲۸ کروڑ ۸۴ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی اور ۲۸ کروڑ ۸۲ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

نئے سال میں سب سے زیادہ روپیہ تعلیم (۵ کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۸ ہزار) اور صحت (ایک کروڑ ۴۷ لاکھ ۹۰ ہزار) پر صرف کیا جائے گا۔ یکم اپریل سے چینی کی پرچون قیمت بھی دو آنے فی سیر کم کردی جائے گی۔ نئے بجٹ میں تعلیمی ثقافتی اور زائد نصابی سرگرمیوں پر بھی خاص توجہ کی گئی ہے۔ انجمن حمایت اسلام کو پچاس ہزار روپے کی ایک خاص زر امداد دی گئی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کو ۴ لاکھ ۳۳ ہزار روپے کی امداد کے علاوہ چار لاکھ روپیہ مزید دیا گیا ہے۔ بزم اقبال کو ۶۲ ہزار روپیہ کی اور فن و ادب کی ترقی کے لئے پچاس ہزار روپیہ رقم مخصوص کی گئی ہے فی الحقیقت بجٹ کا تخمینہ ۷۵ لاکھ روپے ہے لیکن وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ بیکار آمد بجٹ بے زمین مزارعوں کو نقاوی قرضے دینے، تعلیم و صحت کی سہولتوں میں مزید توسیع کرنے۔ صوبے کے شمالی اضلاع کی خاص ترقیاتی سکیموں سیالکوٹ میں ایک نئے ہسپتال کی تعمیر اور انجمن حمایت اسلام کو ایک خاص امدادی رقم صرف کی جائے گی۔

بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نئے سال سے صوبے کی معیشت ایک پر امید دور میں داخل ہوتی ہے۔ اس سے قبل اس پر کوریائی جنگ کے بعد کی سرد بازاری کا بہت خراب اثر پڑا تھا۔ کیونکہ اس کا اثر ہمارے ملک جیسے غیر ترقی یافتہ زرعی ممالک پر خصوصاً بہت برا اثر پڑا تھا۔ خوراک کی نسبت بہتر حالت اور اشیاء پر سے کنٹرول اٹھانے کا موجودہ رجحان ضروری اشیاء کی قیمتوں میں خوشگوار تخفیف کی بنیاد ہیں فی الواقعہ اس تیار مال کے آنے سے اور بھی مستحکم ہو جائیں گی۔ جو امریکی اقتصادی امداد کے تحت ملے گا۔

آئندہ مالی سال کے متعلق انہوں نے کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ موجودہ حالت کی بہتری کی عکاسی وہ کثیر رقمیں بھی کر رہی ہیں جن کی پیش آمد غیری مرکز نے بکری ٹیکس اور انکم ٹیکس میں کی ہے۔ لہذا ہم مستقبل پر صوبے کی گذشتہ دو سال کی بدحالی کو ختم کرتے ہوئے روز افزوں اعتماد اور امید سے نظر ڈال سکتے ہیں۔

وزیر اعظم ۱۵ مارچ کو ڈھاکہ جائیں گے

کراچی ۱۱ مارچ۔ بلا وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی مشرقی بنگال کی سیاسی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے ۱۵ مارچ کو ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔ تاکہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ وہاں پارلیمانی حکومت بحال کی جاسکتی یا نہیں۔ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا ان کے ہمراہ ہوں گے۔

بیوان اور اٹیلی میں مصالحت ناممکن ہے

لنڈن ۱۱ مارچ۔ مسٹر بیوان اور اٹیلی کے اختلافات کو دور کرنے کی تمام مصالحانہ کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ اگلے منگل کو مسٹر بیوان پارلیمانی لیبر پارٹی میں جواب دہی کیلئے پیش ہونے والے ہیں مگر اس دوران میں مصالحت کی کوششیں دو چند کر دی جائیں گی۔ لیکن عام خیال ہے کہ صورت حال ہاتھ سے نکل چکی ہے اور مصالحت کا امکان باقی نہیں رہا۔

پاکستانی ریلوں کی آمدنی

کراچی ۱۱ مارچ۔ ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء کو ختم ہونے والے آٹھ دنوں کے دوران پاکستانی ریلوں کو تقریباً ایک کروڑ تیرہ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔

پاک بھارت راہبر کمیٹیوں کا اجلاس

پاکستانی وفد نئی دہلی روانہ ہو گیا

کراچی ۱۱ مارچ پاک بھارت راہبر کمیٹیوں کا جو اجلاس نئی دہلی میں منعقد ہو رہا۔ اس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جے۔ اے رحیم کی زیر قیادت کراچی سے روانہ ہو گیا ہے۔ اس وفد میں وزارت خارجہ اور وزارت خزانہ کے حکام شامل ہیں۔

چندر گونا کے فساد کا مقدمہ ملتوی

چٹاگانگ ۱۱ مارچ۔ چندر گونا کے فساد کا مقدمہ جس کی سماعت چٹاگانگ کے کمشنر مسٹر ایم۔ ایم حسن کی عدالت میں ہو رہا ہے ۱۷ مارچ تک ملتوی کر دیا گیا۔